[1996] سپریم کورٹ رپوٹس10.S.C.R

از عدالت عظمی

یونین آف انڈیا اور دیگر

بنام

این آر بینرجی اور دیگران

16دسمبر1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس]

بھارتیہ آرڈیننس فیکٹریز سروس قواعد:

بھارتیہ آرڈیننس فیکٹریز-سینئر جنرل منیجر کے عہدے پر ترقی-پینل کی تیاری- 22دسمبر 1993 کو وزارت کو بھیجی گئی خالی آسامیوں کو پر کرنے کی تجویز- 8فروری 1994 کو وزارت کی طرف سے یو پی ایس سی کو منظوری کا پیغام- 16اگست 1994 کو منظور شدہ اہل امیدواروں کے اے سی آر- 15مارچ 1995 کو ڈی پی سی کا اجلاس-ٹریبونل کی طرف سے ہدایت کہ حکومت 1994 کے سالوں کے اے سی آر کو نظر انداز کرے اور مارچ 1993 تک کے اہل امیدواروں پر غور کرے-ٹریبونل کی طرف سے دی گئی ہدایت طریقہ کار کے مطابق تھی۔

ایس کے رضوی اور دیگر بنام یونین آف بھارت اور دیگر[1993] ضمیمہ 3ایس سی سی575،حوالہ دیا گیا۔

ملازمت قانون-ترقی-ڈپارٹمنٹل ترقی کمیٹی-حکومت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط-افسران کی موزونیت کا اندازہ لگانا-ڈی پی سی کے اجلاس کی تعدد ترقی کے لیے غور کے لیے تیاری کا ایکشن پلان۔

سروس لا-پینل-امیدواروں کے حقوق-صرف فہرست میں کسی کا نام شامل کرنے سے اسے تقرری کا کوئی حق حاصل نہیں ہوتا ہے-یہ واجب نہیں ہے کہ تمام آسامیاں پر کی جائیں-لیکن اتھارٹی کو معقول طریقے سے کام کرنا چاہیے، منصفانہ طور پر عوامی مفاد میں کام کرنا چاہیے اور اس میں کی من مانی نہیں ہونی چاہیے۔

شنکراسن ڈیش بنام یونین آف انڈیا، [1991] 2ایس سی آر 567؛ بابیتا پرساد اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر [1993] ضمیمہ 3 ایس سی سی 268؛ مرکز کے زیر انتظام علاقہ چندی گڑھ بنام دلباغ سنگھ اور دیگر [1993] 1ایس سی سی 154؛ ریاست بہار اور دیگر بنام سیکرٹریٹ اسسٹنٹ کامیاب امتحانات یونین اور دیگر [1994] 1ایس سی سی 126 اور نگر مہا پالیکا کانپور بنام ونود کمار سریواستو، اے آئی آر (1987) ایس سی 847، کا حوالہ دیا گیا۔

ملازمت قانون — خفیہ رپورٹ — A.C.Rs کا مقصد مجاز افسر کے ذریعے لکھا جانا چاہیے اور اعلی افسر کے ذریعے معروضی اور غیر جانبدارانہ طور پر منظور کیا جانا چاہیے۔

اسٹیٹ بینک آف انڈیا اور دیگر بنام کاشی ناتھ کھیر اور دیگر [1996] 7 ایس سی سی 762، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1996 کا 16986 — 87۔

جبل پور میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹوٹریبونل کے 14.8.96 کے فیصلے اور حکم سے، 1996 کے O. A. نمبر 219 / 95 اور 237 میں۔

الطاف احمد، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، این این گوسوامی، مسز انیل کٹیار اور ٹی وی رتنم اپیل گزاروں کی طرف سے

جواب دہندگان کے لیے کے ایم ریڈی ایس کے مہتا، دھرو مہتا، فضل انم اور میسر مونیتا جیراتھ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں سنٹرل ایڈمنسٹریٹوٹریبونل، جبل پور بنچ کے احکامات سے پیدا ہوتی ہیں، جو 14 اگست 1996 کو او اے نمبر 219 / 95 اور 237 / 96 میں دیے گئے تھے۔ اس میں شامل تنازعہ بھارت آرڈیننس فیکٹریز سروسز رولز کے تحت انڈین آرڈیننس فیکٹریز میں سینئر جنرل منیجر کے عہدے پر ترقی سے متعلق ہے۔ غور طلب سوال یہ ہے: مندرجہ بالا عہدوں پر خالی آسامیاں کب پیدا ہوں گی؟ مذکورہ عہدے کے لیے تنخواہ کا درجہ اور پیمانہ روپے 3700 — 8000 ہے۔ سال 1994 — 95 کے لیے کامیاب امیدواروں کے پینل کو تیار کرنا ضروری تھا۔ اپیل گزاروں کے مطابق اپریل 1994 تک کوئی واضح آسامیاں نہیں تھیں۔ مندرجہ بالا گریڈ کے چار اراکین کو اسی سال ریٹائر ہونا تھا۔ آرڈیننس فیکٹری بورڈ سے خالی آسامیوں کو پر کرنے کی تجویز 22 دسمبر 1993 کو وزارت کو بھیجی گئی تھی۔ وزارت نے 8 فروری 1994 کو یونین پبلک سروس کمیشن کو اپنی منظوری سے آگاہ کیا تھا۔ اہل امیدواروں میں سے A.C.Rs کو 16 اگست 1994 کو منظور کیا گیا اور موجودہ اراکین نے 22 اگست 1994، 3 ستمبر 1994، 6 اکتوبر 1994 اور 1 مارچ 1995 کو بورڈ کے اراکین کے طور پر شمولیت اختیار کی۔ اسی طرح ڈی پی سی کا اجلاس 15 مارچ 1995 کو چار آسامیوں کو پر کرنے کے لیے افسران کے انتخاب کے لیے ہوا۔

اس حقیقت پر مبنی سانچہ پر، اپیل کنندگان کے لیے استدعا کی گئی ہے کہ سال 1994 — 95 کی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے امیدواروں کے انتخاب کے لیے D.P.C کے اجلاس کی اہم تاریخ اپریل یا مئی 1995 ہونی چاہیے۔ 31 مارچ

1994 تک زیر غور اور حکومت کی طرف سے منظور شدہ امیدواروں کو غور کرنے اور میرٹ کا فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے ٹریبونل نے حکومت کو 1994 کے A.C.Rs کو نظر انداز کرنے اور اس کے بعد مارچ 1993 تک اہل امیدواروں پر غور کرنے کی ہدایت دینا درست نہیں تھا۔ D.P.C. 1 اپریل 1994 کو تشکیل دیا جانا تھا۔ نتیجے میں پیراگراف 25 اور 28 میں نتیجہ خیز کارروائی کے لیے ہدایت دی گئی۔ جناب الطاف احمد، ایڈیشنل سالیسٹر جنرل سے واقف ہیں، کا دعویٰ ہے کہ ٹریبونل کا نظریہ قانون میں درست نہیں ہے۔ طریقہ کار کے مطابق، امیدواروں کے پینل کی تیاری D.P.C. اپریل 1994 تک خالی آسامیوں کو پُر کرنا ضروری ہے۔ A.C.Rs مالی سال کے دوران کارکردگی کی بنیاد پر تیار کیے جاتے ہیں جو سال کا 1 اکتوبر ہوگا۔ اس صورت میں، ذمہ داروں کے A.C.Rs مالی سال کی بنیاد پر لکھے جاتے ہیں۔ اس کی منظوری حکومت نے 31 مارچ 1995 میں دی تھی۔ اس لیے D.P.C اس تاریخ سے پہلے منظور شدہ A.C.Rs حاصل نہیں کرسکتا تھا، یعنی جیسا کہ 19 مارچ 1993 کو ٹریبونل نے منعقد کیا تھا۔ اس کی کارروائی میں تمام اہل امیدواروں کے A.C.Rs کو مدنظر رکھا جائے جیسا کہ اپریل 1993 غلط ہے۔ اگرچہ، پہلی نظر میں، ہم جناب الطاف احمد کے دلائل سے بہت متاثر ہوئے ہیں، گہری تحقیقات اور عملے اور تربیت کی وزارت کے طے کردہ طریقہ کار سے گزرتے ہوئے، ہمیں اس تنازعہ میں کوئی طاقت نہیں ملتی۔ زون کے اندر افسران کے متعلقہ دعووں پر ڈی پی سی کے ذریعے غور کے لیے ایکشن پلان کی تیاری اور اس کے بعد حرکت میں آنے کے لیے سال وار بنیاد پر جرمانے کی تیاری کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ ایسا کرنے میں ان کی ناکامی کی صورت میں، مزید کون سے طریقہ کار پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اس کی بھی قواعد میں نشاندہی کی گئی ہے۔ اس طرح یہ قاعدہ بنانے والے کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے کہ اپیل کنندہ حکومت متوقع اسامیوں، باقاعدہ اسامیوں اور اس کے بعد مختلف ہنگامی حالات کی وجہ سے پیدا ہونے والی اسامیوں کا تخمینہ لگائے اور اسے A.C.Rs بھی تیار کر کے منظور کرانا چاہیے۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ D.P.C. غور کے زون میں اہل امیدواروں کے معاملات پر غور کرنے کے لیے مستقل بنیادوں پر بیٹھنا چاہیے۔ اعتراض واضح ہے کہ حکومت کو پینل کو پہلے سے تیار رکھنا چاہیئے تاکہ جلد ہی وہاں پیدا ہونے والی آسامیوں کو ان منظور شدہ امیدواروں میں سے پُر کیا جاسکے جن کے نام پینل میں شامل ہیں۔ اس سلسلے میں، یہ دیکھا گیا ہے کہ شق (49) کے حصہ 1 میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط میں محکمانہ ترقی کمیٹی کے افعال اور تشکیل وغیرہ سے متعلق ضروری رہنما خطوط درج کیے گئے ہیں۔ یہ تصور کرتا ہے کہ ایک پوسٹ پروموشن کے ذریعہ بھری جاتی ہے جہاں بھرتی کے قواعد اس طرح فراہم کرتے ہیں۔ ترقی کرتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ پروموشن کے لیے امیدواروں کی مناسبیت کو معروضی اور غیر جانبدارانہ انداز میں سمجھا جائے۔ دوسرے لفظوں میں، امیدوار پر غور و فکر کسی دوسرے بیرونی تحفظات جیسے ذات، عقیدہ، رنگ، فرقہ، مذہب یا علاقہ سے نہیں ہوتا۔ دعووں پر غور کرتے ہوئے، صرف میرٹ کو ہی معروضی اور غیر جانبدارانہ جائزوں میں داخل ہونا چاہیے۔ اعتراض یہ ظاہر ہوتا ہے کہ A.C.Rs قابل افسر کے ذریعہ لکھے جائیں اور اعلی افسر کے ذریعہ کسی غیر متعلقہ اور غیر متعلقہ غور و فکر سے متاثر ہوئے بغیر معروضی اور غیر جانبداری سے منظور کیے جائیں، عوامی خدمت میں کارکردگی کو بڑھانے اور اہلیت کو بہتر بنانے کے لیے۔ انتخاب کے مقصد کے لیے، ہر وزارت/ محکمہ/ دفتر میں جب بھی کوئی موقع آئے، ترقیوں/ تصدیقات وغیرہ کے لیے ڈیپارٹمنٹ ترقی کمیٹی تشکیل دی جانی چاہیے۔

(A) انتخاب کے ساتھ ساتھ غیر انتخابی عہدوں پر ترقی؛

(B) ان کے متعلقہ درجات/ عہدوں پر تصدیق؛

(C) ملازمت میں برقرار رکھنے یا اس سے خارج ہونے یا ان کی جانچ میں توسیع کے لیے ان کی موزونیت کا تعین کرنے کے مقصد سے جانچ پڑتال کرنے والوں کے کام اور طرز عمل کا جائزہ؛ اور

(D) کارکردگی کی حد کو پار کرنے کے لیے سرکاری ملازمین کے معاملات پر غور کرنا۔

قاعدہ 2.1 گروپ اے اور گروپ بی افسران کے لیے ڈی پی سی کی تشکیل سے متعلق ہے۔ڈی پی سی میں شامل اراکین ایسے افسران ہونے چاہئیں جو ان عہدوں سے کم از کم ایک قدم اوپر ہوں جن میں ترقی/تصدیق کی جاتی ہے جیسا کہ اس کے تحت اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ اس عدالت کی طرف سے اسٹیٹ بینک آف بھارت اور دیگر بنام کاشی ناتھ کھیر اور دیگر [1996] 8 ایس سی سی 762 میں رکھے گئے قانون سے مطابقت رکھتا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ خفیہ رپورٹ لکھنے کا مقصد دوگنا ہے، یعنی افسر کو خامیاں دور کرنے اور نظم وضبط پیدا کرنے کا موقع دینا۔ دوسرا، یہ عوامی خدمت کے معیار اور عمدگی اور کارکردگی میں بہتری لانے کی کوشش کرتا ہے۔ افسر کو کسی بھی تعصب کے بغیر معروضیت، غیر جانبداری اور منصفانہ تشخیص کا مظاہرہ کرنا چاہیے جس میں انفرادی افسر کی عمدگی کو بہتر بنانے کے لیے فرض، ایمانداری اور دیانتداری کے لیے لگن پیدا کرنے کے لیے ذمہ داری کا سب سے بڑا احساس ہو۔ ایسا نہ ہو کہ افسران کا حوصلہ خراب ہو جائے جو اس کی افادیت اور عوامی خدمت کی کارکردگی کے لیے نقصان دہ ہو، خفیہ رپورٹیں اعلی عہدے کے اعلی افسر کے ذریعے لکھی جانی چاہئیں۔ افسر سے اوپر کے عہدے پر ایک اور اعلی افسر ہونا چاہیے جس نے اس طرح کی رپورٹ کا جائزہ لینے کے لیے خفیہ رپورٹ لکھی ہو۔

ڈی پی سی پیراگراف 3 کے اجلاس کی تعدد سے متعلق رہنما خطوط کا حصہ 2 اشارہ کرتا ہے کہ D.P.Cs کو باقاعدہ سالانہ وقفوں پر پینل تیار کرنے کے لیے بلایا جانا چاہیے جسے ایک سال کے دوران ہونے والی خالی آسامیوں کے خلاف ترقی دینے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، سزا پانے والے کی عمر ایک سال ہے۔ اس مقصد کے لیے، متعلقہ تقرری کرنے والے حکام کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ موجودہ اور متوقع خالی آسامیوں کو پچھلے پینل کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی، متعلقہ دستاویزات جیسے A.C.Rs انٹیگریٹی سرٹیفکیٹ، سنیارٹی لسٹ وغیرہ جمع کر کے ڈی پی سی کے سامنے رکھنے کے لیے کارروائی شروع کریں۔

ڈی پی سی ایس۔ سال، اگر ضروری ہو تو، ایک مقررہ تاریخ پر طلب کیا جانا چاہیے، یعنی 1 اپریل یا مئی، پیراگراف کے وسط میں، 13 مئی 1995 کو لائی گئی ترمیم کے ذریعے، یہ مؤقف اختیار کرتا ہے کہ اکثر ڈی پی سی میٹنگ کے انعقاد کے لیے کارروائی خالی ہونے کے بعد شروع کی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں خالی آسامیوں کو پر کرنے میں بے جا تاخیر ہوتی ہے اور ترقی کے اہل افراد میں عدم اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ یہ اشارہ دیا جا سکتا ہے کہ ڈی پی سی کی باقاعدہ میٹنگ ہر زمرے کے عہدوں کے لیے ہر سال منعقد کی جانی چاہیے تا کہ ہر سال پیدا ہونے والی آسامیوں کے خلاف ترقی کے لیے منظور شدہ سلیکٹ پینل پیشگی دستیاب ہو۔ پیراگراف 3 کے تحت، ڈی پی سی کے سالانہ اجلاس بلانے کی ضرورت کو صرف اس وقت ختم کیا جانا چاہیے جب تقرری کرنے والے اتھارٹی کی طرف سے یہ سند جاری کی گئی ہو کہ ترقی کے ذریعے کوئی خالی آسامیاں نہیں پر کی جانی ہیں یا زیر بحث سال کے دوران تصدیق کے لیے کوئی افسر واجب نہیں ہے۔ اس طرح، یہ دیکھا جائے گا کہ D.P.Cs کو پر کرنے کے لیے سال میں پیدا ہونے والی ممکنہ آسامیوں کو پر کرنے کے لیے ہر سال، باقاعدگی سے یکم اپریل یا یکم مئی کو یا اس سے پہلے بیٹھنا ضروری ہے۔ مطلوبہ مواد کو پیشگی جمع کیا جانا چاہیے اور تقرری کرنے والے حکام کے

ذریعے میرٹ لسٹ کو حتمی شکل دی جانی چاہیے اور غور کے لیے D.P.Cs کے سامنے رکھا جانا چاہیے۔ اس ضرورت کو صرف اس وقت ختم کیا جا سکتا ہے جب تقرری کرنے والے اتھارٹی کی طرف سے سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے کہ ترقی کے ذریعے پر کرنے کے لیے کوئی خالی آسامیاں نہیں ہیں، یا یہ کہ زیر بحث سال کے دوران کوئی افسر تصدیق کے لیے واجب نہیں ہے۔

حصہ III ترقی کے لیے غور کے لیے تیاری کے ایکشن پلان سے متعلق ہے۔ پیراگراف 4.1 درج ذیل ہے :

" یہ ضروری ہے کہ خالی آسامیوں کی تعداد جس کے سلسلے میں ڈی پی سی کے ذریعہ ایک پینل تیار کیا جانا ہے اس کا اندازہ زیادہ سے زیادہ درست طریقے سے لگایا جائے۔ اس مقصد کے لیے، خالی آسامیوں کو مدنظر رکھنا چاہیے جو موت، ریٹائرمنٹ، استعفی، باقاعدہ طویل مدتی ترقی اور ڈیپوٹیشن یا طویل مدت پر اضافی عہدوں کی تخلیق کی وجہ سے کسی عہدے/گریڈ/خدمت میں پیدا ہونے والی واضح خالی آسامیاں ہونی چاہئیں۔ جہاں تک ڈیپوٹیشن سے پیدا ہونے والی آسامیوں کا تعلق ہے، صرف ایک سال سے زیادہ کی مدت کے لیے مصفی کے ان معاملات کو مدنظر رکھا جانا چاہیے، تاہم، کیڈر میں واپس آنے والے ڈیپوٹیشنسٹوں کی تعداد اور جن کے لیے فراہم کیا جانا ہے، کو بھی مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ پینل کی تیاری کے مقصد کے لیے چھٹی پر جانے والے افسران، یا کم مدت کے لیے ڈیپوٹیشن، تربیت وغیرہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خالصتاً قلیل مدتی آسامیوں کو مدنظر نہیں رکھا جانا چاہیے۔ ایسے معاملات میں جہاں ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے سے ڈی پی سی کے انعقاد میں تاخیر ہوئی ہے، خالی آسامیوں کو سال کے لحاظ سے الگ سے ظاہر کیا جانا چاہیے۔

اہلیت کے تعین کے لیے اہم تاریخ کو اس کے تحت نمٹا گیا ہے۔ 19 جولائی 1989 کو لائی گئی ایک ترمیم کے ذریعے یہ کہا گیا ہے کہ ترقی کے لیے افسران کی اہلیت کے تعین کے لیے متعلقہ تاریخیں ہوں گی، جہاں A.C.Rs سال کے لحاظ سے کیلنڈر لکھا جاتا ہے، سال کا پہلا جولائی اور جہاں A.C.Rs مالی سال کے لحاظ سے لکھا جاتا ہے، اس سال کا پہلا اکتوبر ہوگا۔ باب 4 میں بیان کردہ دیگر تفصیلات اس معاملے کے مقصد کے لیے مواد نہیں ہیں، حصہ 6.4۔1 ڈی پی سی کی طرف سے سال وار تیاری سے متعلق جو درج ذیل ہے :

" جہاں قابو سے باہر وجوہات کی بناء پر، ڈی پی سی کا انعقاد سال (سالوں) میں نہیں کیا جا سکا، حالانکہ اس سال (یا سالوں) کے دوران آسامیاں پیدا ہوئیں، اس کے بعد ملنے والی پہلی ڈی پی سی کو درج ذیل طریقہ کار پر عمل کرنا چاہیے :

(i) فوری طور پر پچھلے سال (سالوں) میں سے ہر ایک میں پیدا ہونے والی باقاعدہ آسامیوں کی اصل تعداد اور موجودہ سال میں علیحدہ طور پر پر کرنے کی تجویز کردہ باقاعدہ آسامیوں کی اصل تعداد کا تعین کریں۔

(ii) ہر سال کے سلسلے میں صرف ان عہدوں پر غور کریں جو ابتدائی سال سے شروع ہونے والے ہر سال کی خالی آسامیوں کے حوالے سے پسند کے شعبے میں ہوں گے۔

(iii) پچھلے سال کی منتخب فہرست کو اگلے سال کی فہرست کے اوپر رکھ کر منتخب فہرست تیار کریں اور اسی طرح:

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ حکام کو مستقل بنیادوں پر ترقی کے لیے خالی آسامیوں کا پیشگی اندازہ لگانا ضروری ہے جس میں طویل مدتی ڈیپوٹیشن کے عہدے اور بنائی گئی اضافی آسامیاں شامل ہیں اور پھر منتخب فہرست کی تیاری کو حتمی شکل دینے کے لیے ایکشن پلان بنانا اور زیر غور زون کے اندر امیدواروں پر غور کے لیے ڈی پی سی کے سامنے ضروری مواد رکھنا، جو متعلقہ سال/سالوں کے لیے اہل پائے جاتے ہیں۔

موجودہ معاملے میں ڈی پی سی کو ہدایت کی گئی کہ وہ زیر غور زون کے اندر تمام اہل امیدواروں کے معاملات پر غور کریں تاکہ ان اہل افراد میں کوئی دل دہلا دینے والی بات نہ ہو جن کے دعووں کو اعلیٰ عہدے پر ترقی کے لیے غور کے لیے روک دیا گیا ہے۔ ایس کے رضوی اور دیگر بنام یونین آف بھارت اور دیگر [1993] ضمیمہ 3 ایس سی سی 575 میں آل بھارت سروسز میں ترقی کے لیے افسران کی منتخب فہرست تیار کرنے کا لازمی فرض صفحہ 605 پر فیصلے کے پیراگراف 35 میں اشارہ کیا گیا ہے؛ "اس لیے ہم یہ مانتے ہیں کہ ہر سال سلیکٹ لسٹ تیار کرنا لازمی ہے۔ یہ ایکٹ اور قواعد کے مقصد کو پورا کرے گا اور ترقی یافتہ افسران کو خدمت کے اعلیٰ درجے تک پہنچنے کا مساوی موقع فراہم کرے گا۔ متعلقہ ریاستی حکومت کو قانونی فرض کی غفلت کا تسلی بخش حساب دینا چاہیے اور یہ عدالت بے جا خلاف ورزی کو سنجیدگی سے نہیں لیتی ہے۔"

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ اہل امیدواروں کے دعووں پر ترقی کے لیے معروضی اور غیر جذباتی طور پر غور کیا جانا چاہیے، جس میں کئی گنا مقصد حاصل کرنے کا احساس ہو (1) کسی عہدہ دار کو عمدگی، ایمانداری، دیانتداری، عوامی فرائض کے تئیں لگن کو بہتر بنانے کا موقع فراہم کرنا؛ (2) خدمت میں نظم وضبط پیدا کرنا؛ (3) اعلیٰ عہدے یا عہدے پر ترقی کے لیے زیر غور رہ اہل افسر کو موقع فراہم کرنا؛ اور (4) اس کے نتیجے میں کہ کمیٹی باقاعدگی سے ملاقات کرے اور فہرست کے طریقہ کار اور حتمی شکل دینے کے مطابق اعلیٰ ذمہ داری کے ساتھ ان کے دعوے پر معروضی طور پر، غیر جانبدارانہ طور پر غور کرے۔ منظور شدہ پینل سے سال میں پیدا ہونے والی خالی آسامیوں کو بغیر کسی بلا جواز تاخیر کے پر کرنا۔ یہ خیراتی اصول ہیں، اور مذکورہ بالا قواعد کے پیچھے مقصد اور پالیسی تشکیل دیتے ہیں اور حکومت کو ان پر عمل کرنا چاہیے۔

اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے: کیا ٹریبونل کا نظریہ قانونی طور پر جائز ہے؟ یہ سچ ہے کہ عہدوں کو پر کرنا سال میں پیدا ہونے والی واضح یا متوقع آسامیوں کے لیے ہے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ صرف فہرست میں کسی کا نام شامل کرنے سے اسے تقرری کا کوئی حق حاصل نہیں ہوتا ہے۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ تمام آسامیاں پر کی جائیں۔ لیکن اتھارٹی کو معقول، منصفانہ اور عوامی مفاد میں کام کرنا چاہیے اور اس کی کمی من مانی نہیں ہونی چاہیے۔ شنکراسن دش بنام یونین آف بھارت، [1991] 2 ایس سی آر 567 میں آئینی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ میرٹ فہرست میں کسی امیدوار کا نام شامل کرنے سے انتخاب کا کوئی حق نہیں ملتا جب تک کہ متعلقہ بھرتی کے قواعد اس کی نشاندہی نہ کریں۔ تمام یا کسی بھی خالی آسامیوں کو پر کرنا ریاست کا کوئی قانونی فرض نہیں ہے حالانکہ ریاست من مانی طریقے سے کام کرتی ہے۔ بابیتا پرساد اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر [1993] ضمیمہ 3 ایس سی سی 268 میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ پینل میں کسی کا نام شامل کرنے سے اسے تقرری کا کوئی ناقابل عمل حق حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مزید کہا گیا کہ پینل بنانے کا مقصد تقرری کے لیے اہل امیدواروں کی فہرست کو حتمی شکل دینا تھا۔ پینل کی تیاری نوٹیفائیڈ یا متوقع آسامیوں کی حد تک ہونی چاہیے۔ غیر ضروری طور پر غلط پینل کو نہیں چلانا چاہیے۔ مرکز کے زیر انتظام علاقہ چندی گڑھ بنام دلباغ سنگھ اور دیگر [1993] 1 ایس سی سی 154 میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ

محض۔ یہ حقیقت کہ کسی امیدوار کا نام کسی عہدے پر تقرری کے لیے منتخب امیدوار کے طور پر سلیکٹ لسٹ میں جگہ حاصل کرتا ہے، اسے اس طرح کی تقرری کا حق دینے والے کسی مخصوص اصول کی عدم موجودگی میں اس عہدے پر مقرر ہونے کا ناقابل عمل حق نہیں دیتا ہے۔ ریاست بہار اور دیگر بنام سیکرٹریٹ اسسٹنٹ کامیاب امتحانات یونین 1986 اور دیگر [1994] 1 ایس سی سی 126 میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو شخص منتخب کیا گیا ہے اور پینل میں شامل کیا گیا ہے وہ صرف پینل کی وجہ سے تقرری کا کوئی ناقابل عمل حق حاصل نہیں کرتا ہے۔ پینل سازی، بہترین طور پر، تقرری کے مقاصد کے لیے اہلیت کی ایک شرط ہے اور یہ کہ خود تقرری کے لیے کسی ذاتی حق کے انتخاب یا تخلیق کے مترادف نہیں ہے جب تک کہ متعلقہ قواعد اس کے برعکس بیان نہ کریں۔ تاہم، مذکورہ بالا اصولوں کی روشنی میں اور اس سے پہلے نکالے گئے واضح اصولوں کی روشنی میں، یہ دیکھا گیا ہے کہ واضح خالی آسامیوں یا متوقع خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے پینل کی تیاری کا عمل بہت پہلے سے کیا جاتا ہے۔ سالانہ پینل کی تیاری اور اسے حتمی شکل دینا، جب تک کہ تقرری کرنے والے اتھارٹی کی طرف سے باضابطہ طور پر تصدیق نہ ہو کہ کوئی خالی جگہ پیدا نہیں ہوگی یا کوئی مناسب امیدوار دستیاب نہیں ہے، ایک لازمی ضرورت ہے۔ اگر سالانہ پینل کسی معقول وجہ سے تیار نہیں کیا جا سکا تو ہر سال خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے زیر غور زون کے اندر تمام اہل امیدواروں کا سال وار پینل تیار کیا جانا چاہیے اور اس کے مطابق تقرری کی جانی چاہیے۔ نگر مہا پالیکا، کانپور بنام ونود کمار سریواستو، اے آئی آر (1987) ایس سی 847 میں، اس عدالت نے انتظار کی فہرست کے ایک سال کی حد بندی کے حوالے سے اس طرح نشاندہی کی تھی :

"ایک سال کے لیے فہرست کی مدت کو محدود کرنے کی بنیادی وجہ واضح طور پر اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ دوسرے اہل افراد آنے والے سال میں اس عہدے کے لیے درخواست دینے اور تقرری کے لیے منتخب ہونے کے امکانات سے محروم نہ ہوں۔

یہ سچ ہے کہ ہمارے سامنے پیش کردہ مواد اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ آرڈیننس فیکٹری بورڈ نے 22 دسمبر 1993 کو کارروائی کی تھی اور حکومت کی طرف سے کارروائی کے لیے تقسیم کیا گیا تھا اور اس کے بعد یونین پبلک سروس کمیشن سے مشورہ کیا گیا تھا۔ اس مواد پر کی جانے والی کارروائی اس تاریخ سے بہت پہلے کی جانی چاہیے تھی جس پر یہ کی گئی تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ چار اراکین اگست، ستمبر، اکتوبر 1994 اور مارچ 1995 میں ریٹائر ہونے والے تھے۔ یہ متوقع آسامیاں تھیں جن کے مستقل بنیادوں پر پیدا ہونے کا امکان تھا اور ان کی ترقی باقاعدگی سے کی جانی تھی۔ دوسرے لفظوں میں، وہ تمام واضح آسامیاں تھیں۔ لہٰذا انہیں اپریل 1994 سے پہلے حتمی شکل دی جانی تھی اور خفیہ رپورٹس کو 31 مارچ 1993 سے پہلے منظور کیا جانا چاہیے تھا اور ڈی پی سی کی تاریخ تک زیر غور زون کے اندر تمام اہل امیدواروں پر غور کرنے کے حقدار تھے۔ اوپر مذکور ٹریبونل کی طرف سے دی گئی ہدایت واضح طور پر پہلے بتائے گئے طریقہ کار کے مطابق ہے۔ لہٰذا، ہم یہ نہیں پاتے کہ مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کسی غلطی سے احکامات خراب ہوتے ہیں۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کوئی لاگت نہیں۔ چونکہ ٹریبونل نے ڈی پی سی تشکیل دینے اور 45 دن کے اندر معاملے کو حتمی شکل دینے کے لیے وقت دیا ہے، اس لیے آج سے 45 دن کے لیے وقت بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اہل پائے جانے والے تمام افراد کو مقرر کیا جانا ضروری ہے۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیلیں مسترد کردی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this
document